رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

فاروق

قادیان

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۲۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ جمادی الاوّل ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں!

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

(۲) محترمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت حضرت امیر المؤمنین کو تا حال بخار سے صحت کلی نہیں ہوئی۔ احباب انکی کامل صحت کے لئے بالالتزام دعائیں کریں۔

(۳) قادیان میں بفضلہ تعالےٰ موسم خوش گوار ہے ہفتہ زیر اشاعت میں قریباً روزانہ بارش ہو جاتی ہے

(۴) چوتھی یاددہانی۔ جن احباب نے فاروق کا چندہ بطور خود ارسال فرمانے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ اپنا وعدہ ایفا کریں۔ ورنہ ۲۸ اگست کا پرچہ ان کے نام وی پی ارسال ہوگا۔ جس کو وصول فرمالیں

ایڈیٹر کی ڈاک

مکرمی شیخ مشتاق حسین صاحب۔ پانچ دفعہ وی پی چندہ فاروق بابت سال رواں کا کیا گیا۔ مگر نہ معلوم ہر دفعہ واپس ہوتا رہا۔ اس پر عہ روپیہ وی پی کا صرف ہوا۔ اس لئے براہ کرم مبلغ پانچ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں مشکور ہونگا ورنہ ۲۸ اگست کا پرچہ چھٹی دفعہ وی پی ارسال ہوگا۔ جو صہ کا ہوگا۔

برادرم بابو قاسم دین صاحب۔ آپکی عدم توجہی اور بے پروائی کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ پانچ دفعہ آپ کے نام فاروق کا وی پی بابت چندہ بقایا کیا گیا ہر دفعہ واپس آیا۔ اخبار میں توجہ دلائی گئی۔ اس پر بھی آپ نے خیال نہ فرمایا۔ کارڈ کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ اس کا بھی جواب نہ آیا۔ اس لئے براہ کرم مبلغ پانچ روپیہ چندہ فاروق معہ خرچ وی پی بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں۔ مشکور ہوں گا۔ اور آئندہ کیلئے اگر آپ کو فاروق کا لینا منظور نہ ہو تو ایک کارڈ کے ذریعہ مطلع فرمادیں پچھلا بقایا جلد صاف کردیں۔ اور آئندہ جیسا چاہیں کریں۔

برادرم شیخ محمد یوسف صاحب انصار اللہ آپ کے ذمہ ششماہی چندہ ۳۴ء کا اور سال رواں کا واجب ہے۔ جو مبلغ چھ روپیہ ہوتا ہے دو دفعہ وی پی کیا گیا۔ آپ نے واپس کر دیا۔ براہ مہربانی یہ بقایا اور دو روپیہ میاں محمد شفیع صاحب کے اور عہ روپیہ مولوی عبید اللہ صاحب کے بقایا اور دو روپیہ چوہدری علی احمد صاحب انسپکٹر ریلوے سے لے کر بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں۔ مشکور ہونگا۔ ورنہ ۲۸ اگست کا فاروق سب کے نام وی پی ارسال ہوگا۔ اور ہر ایک کو پانچ پانچ آنہ محصول وی پی ادا کرنا پڑے گا۔

عزیزم حاجی ممتاز علی خان صاحب۔ دو سال کا چندہ ۳۴ء و ۳۵ آپ کے ذمہ ہے رحسب وعدہ جلد ارسال فرماویں۔ ورنہ ۲۸ اگست کا پرچہ وی پی ارسال ہوگا۔

محترم سیٹھ فاضل الہ دین صاحب۔ چار دفعہ وی پی سال رواں بابت چندہ فاروق ارسال ہوا۔ ہر دفعہ خلاف عادت واپس آیا۔ براہ کرم للعہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں مشکور ہوں گا۔ ورنہ ۲۸ اگست کا پرچہ پانچویں دفعہ پانچ روپیہ پانچ آنہ کا وی پی ارسال ہوگا۔ وصول فرمالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معمار امرتسری کی جہالت

عبداللہ معمار وہابی بھی عجیب قسم کا آدمی ہے کہ بوجہ علم سے نابلد اور جاہل مطلق ہونے کے کسی صاف اور واضح عبارت کو بھی سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا میں نے اخبار "فاروق" میں مندرجہ ذیل چیلنج منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرت سری کو دیا تھا۔ کہ آپ نے محمدیہ پاکٹ بک میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ "عبدالحکیم میرے روبرو تباہ ہوگا" اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تحریر یا تقریر سے مذکورہ بالا الفاظ دکھا دیں۔ تو مبلغ بیس روپیہ انعام دیا جائے گا" (فاروق ۷ر جولائی ۳۵ء) ناظرین یہ کیسے صاف اور واضح الفاظ ہیں۔ کوئی گول مول ایچا پیچی نہیں مگر ایک مفسر قرآن اور مولوی فاضل کے شاگرد نے عمداً یا نافہمی سے اس کا جواب ایک دستی چٹھی میں دیا ہے۔ اور اس کو اخبار میں اس لئے شائع نہیں کیا۔ کہ لوگ اس کی حماقت سے واقف ہو کر اس کی عقل پر ماتم نہ کریں۔ وہ لکھتا ہے کہ "میں نے اپنی پاکٹ بک میں جو کچھ لکھا ہے۔ اسے مرزا صاحب کی تحریر سے ثابت کرنے کو تیار ہوں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ جس صورت میں خاکسار اپنے دعویٰ کو ثابت کر دے اور آپ انعامی رقم ادا کرنے میں حیل و حجت کریں۔ تو اس کا کیا بندوبست۔ پس بہتر ہے۔ کہ آپ اس امر کے فیصلہ کے لئے کسی مسلم یا غیر مسلم مسلمہ فریقین ثالث کو مقرر فرما کر انعامی رقم اس کے پاس جمع کرا دیں۔ میں ان کے روبرو اپنے مدعا کو کتب مرزا صاحب سے ثابت کر دوں گا" (محمد عبداللہ معمار یکم فروری ۳۵ء ۷)
(یہ دستی چٹھی مجھکو ۳۵ء ۷ کو ۱۲ بجے ملی ہے مجاہد)

معمار صاحب میں آپ کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آپ میرے شائع شدہ الفاظ کو دوبارہ پڑھیں اگر آپ نہ پڑھ سکتے ہوں۔ تو اپنے استاد سے پڑھوالیں۔ اگر ان کی آنکھوں میں بوجہ ضعیف العمر ہونے کے بینائی کم ہو گئی ہو تو میرے مکرم بابو اسمٰعیل صاحب سے ہی پڑھوالیں۔ میں نے مدعا کو ثابت کرنے کا چیلنج نہیں دیا بلکہ وہ الفاظ جو آپ نے محمدیہ پاکٹ بک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے شائع کئے ہیں۔ وہ بغیر کسی کتر و بیونت کے حضرت مرزا صاحب کی کسی تحریر یا تقریر سے دکھانے پر مبلغ بیس روپیہ کا انعامی چیلنج دیا ہے

رہا ثالث کا فیصلہ ہم بغیر کسی ثالث مقرر کرنے کے روپیہ دینے کو تیار ہیں۔ ہم احمدی ہیں۔ یہودی نہیں۔ جو انعامی چیلنج دیکر پیچھا دکھا جاتے ہیں۔ جیسے مصنف عشرہ کاملہ اور آپ کے استاد مولوی ثناء اللہ صاحب وغیرہ کے متعلق مولانا مولوی ابوالعطا اللہ دتا صاحب جالندہری مبلغ اسلام (جن سے مولوی ثناء اللہ کی روح کانپتی ہے) کا نوٹس انعامی رقم کے مطالبہ کے لئے تفہیمات ربانیہ و تجلیات رحمانیہ کے ٹائٹل پر موٹے عنوان سے درج ہے۔ ہماری طرف سے اس تھوڑے عرصہ میں دس ہزار۔ اکیس ہزار و پچیس ہزار اور ملتانی صاحب کی طرف سے پانچ سو اور سولہ سو پرچہ اہلحدیث کی خریداری کے انعامی چیلنج شائع ہو چکے ہیں۔ مگر میدان میں نکل کر کوئی حاصل نہیں کر سکا۔ کیونکہ میدان میں نکلنا کسی مخنث کا کام نہیں۔ پس آپ جلدی کیجئے۔ وہ الفاظ جن کے متعلق میں نے انعام رکھا ہے۔ دکھا کر بیس روپے حاصل کریں۔ جواب جلدی دینا۔ مجرمانہ خاموشی اچھی چیز نہیں ہے۔

نوٹ۔ ثالث غیر مسلم آپ کے استاد ہونگے اور مسلم منشی فخرالدین صاحب ملتانی ہونگے۔ کیا منظور ہے۔ جس کو آپ منظور فرما دیں۔ اس کے پاس رقم جمع کرا دی جائے گی۔ نیز میرے دوسرے چیلنج پر جو ۲۱/۲۸ جولائی کے فاروق میں شائع ہوا ہے توجہ فرما دیں۔ (محمد عبدالحق مجاہد از امرتسر چھاؤنی)

ایک متلاشی حق کی درخواست

ایک غریب غیر احمدی مسمی ابراہیم ساکن ہوری ماجری ریاست پٹیالہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کو انبالہ کے جلسہ احمدیہ میں شامل ہونے سے صداقت احمدیت پر میلان ہوا ہے۔ مگر بوجہ ناداری میں کتب و اخبار احمدیہ خرید نہیں سکتا۔ اور اخبار فاروق کے مطالعہ کا از حد شوق ہے کوئی دوست فی سبیل اللہ ان کے نام اخبار فاروق جاری کرا کر ثواب حاصل کریں۔ اس لئے میں ان کی درخواست ناظرین فاروق تک پہنچا کر عرض پرداز ہوں کہ فاروق کے پاس کوئی فنڈ ایسا نہیں ہے۔ کہ جس سے ایسے شائقین و متلاشیان حق کے نام اخبار جاری کر دیا جائے۔ اگر احباب اس شخص کے نام اخبار جاری کرا دیں۔ تو صرف تین روپیہ رعایتی قیمت پر میں ان کے نام سال بھر کے واسطے اخبار جاری کر دوں گا۔ اور آئندہ بھی اگر ہمارے احباب فاروق کے لئے حسب توفیق امدادی رقم تھوڑی بہت ارسال فرما دیں۔ تو حسب گنجائش بہت سی ایسی درخواستوں پر اخبار جاری ہو کر تبلیغ سلسلہ کا فرض ادا ہو سکتا ہے۔ جس سے ثواب حاصل ہوگا۔ (مینیجر فاروق)

کروڑپتی گاندھی

لیجئے "گاندھی مہاتما" کے فقر کا راز بھی کھل گیا۔ بمبئی کے ایک مرہٹی اخبار "پرباسی" نے لکھا ہے۔ کہ لندن کے ایک بنک میں گاندھی جی کا ذاتی ڈیڑھ کروڑ روپیہ جمع ہے۔ امراوتی کے اخبار "اودے" نے بھی یہی لکھا ہے۔ اور ان دونوں اخباروں نے چیلنج کیا ہے کہ گاندھی جی کے حامی اس خبر کی تردید کریں۔ لیکن اب تک کسی نے اسکی تردید نہیں کی اور خود "سابرمتی کا فقیر" بھی دم بخود ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۰ ❖ قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء ❖ نمبر ۱۹

احسن الکلام کلام الامام

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

چند سوالات کے جوابات

صداقت کا معیار اعداء پر غلبہ ہے فرمایا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ تو کس کو معلوم تھا۔ کہ آپ کے ہاتھ سے اسلام سمندر کیطرح دنیا میں پھیل جاوے گا۔ اور جب آپ نے دعویٰ کیا۔ تو وہی تین چار آدمی آپ کے ہمراہ تھے۔ جو کہ مسلمان ہوئے تھے۔ اور ابوجہل وغیرہ آپ کو کیسے ذلیل اور حقیر خیال کرتے تھے۔ لیکن اب اگر وہ زندہ ہوں۔ تو اُن کو پتہ لگے کہ جسے وہ حقیر اور ذلیل خیال کرتے تھے۔ خدا نے اس کی کیا عزت کی ہے۔

اعدا کی ذلت اور اپنی کامیابی پر فرمایا۔ کہ اس کے متعلق حال میں پیشگوئی جو ہوئی ہے۔ اگرچہ وہ ایک رنگ میں پوری ہوگئی ہے۔ تاہم اسے پوری ہوئی کہنا ہماری غلطی ہے۔ خدا جانے خدا کا کیا منشاء ہے اصل حد ایسی پیشگوئیوں کی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیٰمۃ ہے جو کہ بہت سے اسباب کو چاہتا ہے۔

دنیا میں حق پسند بہت تھوڑے ہیں۔ اور اقبال پسند بہت زیادہ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بہت سے صاحب اقبال کو اپنے برگزیدوں کے ساتھ کر دیا کرتا ہے۔ تاکہ عوام الناس ان کے ذریعہ سے ہدایت پاویں۔ کیونکہ عوام الناس میں حق پسندی اور عمیق عقل کم ہوتی ہے۔ اس لئے وہ بڑے بڑے آدمیوں کو دیکھ کر اُن کے ذریعہ داخل ہوتے اور ہدائیت پاتے ہیں۔

سوال۔ اللہ تعالیٰ شرک کو کیوں نہیں معاف کرتا

اما الجواب۔ فرمایا کہ اگر شرک کو اللہ تعالےٰ بخشدے۔ تو پھر زانی اور ہر ایک فاسق فاجر کو بھی بخش دینا چاہیئے۔ اور پھر اس میں یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا اللہ تعالیٰ گناہوں کا بدلہ دیتا ہے کہ نہیں۔ اور گناہوں کے بارے میں پہلی امتوں سے اللہ تعالےٰ نے کیا سلوک کیا۔ تو اس کے جواب میں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اکثر امتوں کو گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے عذاب دیئے گئے۔ تو پھر شرک جیسے گناہ کی سزا کیوں نہ دی جائے۔

شرک اصل میں اللہ تعالیٰ کی چوری ہے کہ اس کی الوہیت کو اصلی جگہ سے چُرا کر کسی اور جگہ رکھ دیا جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ ایک بڑی بھاری ہستی کی چوری ہے۔ لہذا اس کا بدلہ بھی بڑا بھاری ہونا چاہیئے۔ دوسرے گناہوں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے۔ کہ الا ما شاء ربک کہ اور گناہوں میں سے جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ بخش دے گا۔ اس میں صغائر اور کبائر سب شامل ہیں۔ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کے خود تراشیدہ قانون کو مان لے۔ جس گناہ کو وہ چاہیں کہ بخشدے اسے اللہ تعالےٰ بخشدے۔ جس کو چاہیں۔ کہ نہ بخشا جائے۔ وہ نہ بخشے۔ اور اپنے احکام اور قانون کی خدا پیروی نہ کرے۔ خیر یہ تو وہ آخرت کا معاملہ ہے۔ جسے وہ خدا سے منوانا چاہتے ہیں۔ اس کا نمونہ ذرا دنیا میں تو کر کے دکھلائیں کہ وائسرائے کو لکھدیں۔ کہ مجرم کو سزا نہ ملے اور تعزیرات ہند کو بدلدے۔ پھر جس حال میں یہاں قانون میں اُن کے دخل اندازی نہیں ہوسکتی۔ تو خدا تعالےٰ کے قانون میں وہ کیوں تغیر و تبدل چاہتے ہیں۔

سوال۔ کیا رسول کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی۔

اما الجواب۔ رسول وہ ہوتا ہے۔ جس پر اللہ تعالےٰ کے احسانات و انعامات ہزارہا ہوتے ہیں۔ تو جو شخص اس کا انکار کرتا ہے۔ وہ بڑا گناہ کرتا ہے اور اصل میں جو شخص کہ رسول اللہ کا انکار کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ یہ کہتا ہے۔ کہ ہر ایک حرام حلال ہے۔ شراب بھی جائز ہے۔ زنا بھی جائز ہے جھوٹ بھی جائز ہے۔ گویا سب صغائر و کبائر جائز ہیں۔ کیونکہ رسول اللہؐ ان سب سے منع کرتے ہیں۔ اور وہ جب ان کا انکار کرتا ہے۔ تو ان کی تعلیم کا بھی انکار کرتا ہے۔ یہ کب ہوسکتا ہے کہ ایک شخص ایک حکم کو تسلیم کرے۔ لیکن جو وہ حکم لایا اس سے انکار کرے۔ تو پھر وہ حکم کیسے حکم رہ سکتا ہے۔

سوال۔ حضور نے کتاب براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ مسیح آسمان پر ہیں۔ اور اب کہا جاتا ہے۔ کہ جو ایسا عقیدہ رکھے۔ وہ مشرک ہے۔

اما الجواب۔ بات یہ ہے۔ کہ جب تک کسی نبی کو وحی نہ ہو۔ وہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ خدا تعالیٰ کی وحی سے ہر ایک بات کی حقیقت کھلتی ہے۔ دیکھو آنحضرت صلعم کو ارشاد ہوتا ہے ما کنت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تدری ما الکتٰب والایمان - یعنے تُو تو ایمان اور کتاب کو نہیں جانتا تھا - لیکن پھر جب خدا تعالیٰ نے وحی کی تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم سب کچھ جان گئے - پھر آپ کے زمانہ وحی سے پیشتر ملک میں کس قدر شرک وغیرہ پھیلا ہوا تھا - لیکن آپ نے کسی کو منع نہ کیا - لیکن جب وحی آئی - تو ہر جگہ تبلیغ کر دی - اور کھولکر لوگوں کو سنا دیا - کہ شرک مت کرو - بلکہ ہزارہا مصائب کا مقابلہ بھی پیش آیا - جب کسی امر کی نسبت وحی ہو جاتی ہے - تو پھر رسول یا نبی اُسے کہے بغیر نہیں رہ سکتا - اگر اُسے مخفی رکھے - تو مشرک ہوتا ہے - کہ خدا تعالیٰ کی سمجھائی ہوئی بات کو بیان نہیں کرتا - ہاں جیسے سمجھائی ہوئی بات کو بیان نہ کرنا شرک ہے - ویسے ہی ایسی بات کو بھی بیان کرنا شرک ہے - جسے خدا کی طرف سے نہ سمجھایا گیا ہو - اگر وہ ایسی (موخر الذکر) بات کو بیان کرتا ہے - تو گویا وہ سمجھتا ہے - کہ جو خدا کو بھی نہیں سوجھتی وہ مجھے سوجھتی ہے - اور اس گستاخی سے مشرک ہو جاتا ہے - اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہ تمام باتیں جو کہ قرآن شریف میں موجود ہیں پہلے ہی تبلیغ کر دیتے - تو پھر قرآن کریم کے نزول کی کیا ضرورت تھی - ابتداء میں بعض صحابہ کرامؓ نے شراب پی ہوئی ہوتی تھی - اور نماز پڑھ لیتے تھے - لیکن آنحضرت صلعم نے کسی کو منع نہیں کیا - جب تک کہ آیت کریمہ لاتقربوا الصلوٰۃ وانتم سکرٰی نہ نازل ہوئی - غرضیکہ رسول وہی کام کرتا ہے - جس کا حکم دیا جاتا ہے - جیسے خدا فرماتا ہے -

فاصدع بما تؤمر جس کا حکم نہ دیا جائے اس کے برخلاف کچھ کہنا یا کرنا گستاخی ہے (پس یہی وجہ تھی - کہ مسیح کے آسمان پر زندہ ہونے کا جو عقیدہ عامہ اہل اسلام میں رائج تھا - اُسے کتاب میں لکھ دیا گیا - اور جب وحی الٰہی نے اُسے غلط ثابت کیا - وہ غلطی ظاہر کر دی گئی -)

ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب اپنی رخصت گذار کر رخصت ہونے والے تھے - انہوں نے حضورؑ کو اس امر کی اطلاع دی - فرمایا کہ خط و کتابت کا سلسلہ قائم رکھنا

عمر بڑھانے کا گر ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی عرض کی کہ اگر زندگی ہوئی - تو باقی حصہ ملازمت کی میعاد کا گذار کر پھر قادیان میں مستقل رہائش انشاء اللہ اختیار کروں گا - اس پر خدا کے برگزیدہ مسیح موعودؑ نے فرمایا -

کہ زندگی کے لمبا کرنے کا ایک ہی گُر ہے اور وہ یہ ہے - جیسے کہ قرآن شریف میں لکھا ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض - جو شے انسان کو زیادہ فائدہ رساں ہوتی ہے - وہ زمین بہت دیر قائم رہتی ہے - فرمایا کہ قریب ۳۰ سال کا عرصہ گذرا ہے کہ ایک دفعہ مجھے سخت بخار چڑھا - یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ اب آخری دم ہے - اور جب میرا یہ خیال قریب قریب یقین کے ہو گیا - تو تفہیم ہوئی - اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض - لیکن اس وقت میں نہ سمجھ سکا کہ مجھ سے کیا فوائد پہنچ رہے ہیں یا آئندہ پہنچیں گے - آخر اس وقت سے دیر کے بعد اب پتہ ملتا ہے - کہ وہ کیا فوائد ہیں - پس جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اُسے چاہیئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے - اور مخلوق کو فائدہ پہونچائے ؛

جب خدا تعالیٰ کسی ایسے دل کو دیکھتا ہے جس نے مخلوق کے لئے فائدہ رسانی کا مصمم ارادہ کر لیا ہے - تو وہ اسے کبھی ضائع نہیں کرتا - قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددناہ اسفل سافلین یہ بھی اسی کی طرف اشارہ کرتی ہے - مخلوق کو فائدہ رسانی کے بعد اور خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے سے انسان پر یہ کلمہ کہ خلقنا الانسان فی احسن تقویم صادق آتا ہے - اور اگر وہ یہ نہیں کرتا ہے - تو اسفل السافلین ہی میں رد کیا جاتا ہے - اگر انسان میں یہ باتیں نہیں ہیں - کہ وہ خدا کے اوامر کی اطاعت کرے - اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے - تو پھر کُتے - بھیڑ - بکری وغیرہ جانوروں میں اور اس میں کیا فرق ہے -

دوسری بات یہ سمجھنی چاہیئے - کہ اگر انسان خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں مر جائے - تو جانے کہ اس نے بڑی عمر حاصل کر لی ہے - کیونکہ بڑی عمر کا اصل مدعا جو یہ تھا - کہ مخلوق کو فائدہ پہنچا کر اور خدا کے اوامر کی اطاعت کر کے اپنے مولیٰ کو راضی کرے - وہ اس نے حاصل کر لیا - اور مرتے وقت اس کے دل میں کوئی حسرت نہیں رہی -

انما الاعمال بالنیات اگر انسان نیکی نہ کر سکے تو کم سے کم نیکی کی نیت ہی رکھے - کیونکہ ثمرات نیتوں پر موقوف ہیں - اگرچہ اسے اُس نیکی کرنے کا موقع نہ ملے - لیکن اگر اس کی نیت مصمم ہو گی - تو اسے اُس نیکی کا اجر مل جائیگا - اور نیت رکھنے والے کو خدا تعالیٰ توفیق بھی دے دیتا ہے - ہر ایک قسم کی توفیق اللہ تعالیٰ سے ہی ملتی ہے - انسان اپنی سعی سے کچھ نہیں کر سکتا - جب تک کہ خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو - اور حصول فضل کے لئے اقرب راہ یہ ہے - کہ دعا کرے - رہی یہ بات کہ جب تک خدا کا فضل نہ ہو تو دعا میں بھی عاجزی نہیں کر سکتا - اس کے لئے اسے چاہیئے - کہ دعا کرے اور اگر دعا کو دل نہ چاہے - اور پورا خشوع خضوع دعا میں حاصل نہ ہو تو اس کے حصول کے واسطے بھی دعا کرے اور اس بات سے ابتلاء میں نہ پڑے کہ میری دعا تو صرف زبان پر ہی ہوتی ہے - دل سے نہیں نکلتی - دعا کے جو لفظ ہوتے ہیں - ان کو زبان سے ہی کہتا رہے - آخر استقلال اور صبر سے ایک دن دیکھ لیگا کہ زبان کیساتھ اس کا دل بھی شامل ہو گیا ہے اور عاجزی وغیرہ لوازمات دعا میں پیدا ہو جائیں گے -

پس ہماری نصیحت یہی ہے - کہ ایسی حالت میں بھی استقلال رکھے - اور گھبرا نہ جاوے - اگر دعا سے دل

(باقی بقیہ دعا قبولیت کے بہت قریب ہوتی ہے - الحکم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامیوں کو عیسائیوں کا چیلنج

عیسائیوں کا ایک ماہوار آرگن جس کا نام "المائدہ" ہے۔ وہ اپنے اگست ۳۵ء کے رسالہ میں ذیل کا انکشاف کرتا ہے۔

"ایک صاحب مفتی محبوب مسیحانی لاہوریوں کے مرکز میں آئے۔ اور کئی سال اس فرقہ کے مرید رہے لیکن آخر آپ پر ثابت ہوا۔ کہ مرزا صاحب کا اپنا دعویٰ نبوت کا ہے نہ کہ محدث کا۔ آپ نے جب اس تحقیق کا اظہار کیا۔ تو لاہوری احمدی گھبرا اُٹھے لیکن مفتی صاحب نے انہیں نہیں چھوڑا۔ بلکہ ایک مطبوعہ چیلنج دیا۔ اور اس کی کاپیاں جماعت میں تقسیم کیں۔ جس میں یہ دعویٰ کیا۔ کہ مولوی محمد علی امیر جماعت لاہور یہ مجھ سے اس مسئلہ پر مناظرہ کر لیں۔ اگر میں جیت جاؤں۔ تو ساری جماعت قادیانی فرقہ میں شامل ہو جائے۔ اور اگر میں ہار جاؤں۔ تو سر میدان میرا سر تن سے جدا کر دیا جائے۔ لیکن نبوت کے فکر میں ایسے دم بخود ہیں۔ کہ گویا کبھی تھے ہی نہیں"۔

اہل پیغام کیلئے ایک سو روپیہ انعام

غیر مبائعین حضرات ہمارے دلائل سے تنگ آکر یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ بہت سے مجدد اور محدث ایسے گذرے ہیں۔ جن کے ساتھ خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کیا۔ اور اسرار غیبیہ پر ان کو اطلاع دی گئی۔ پھر ان کو کیوں نبی نہیں مانا جاتا وغیرہ وغیرہ۔ پہلا جواب تو اس کا یہ ہے کہ جہاں تک ہم نے غور کیا ہے۔ کوئی مجدد یا محدث ایسا نہیں گذرا جس نے یہ کہا ہو کہ

(۱) خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ کثرت سے مکالمہ مخاطبہ کیا ہے۔

(۲) اور نہ یہ کہا ہے۔ کہ کثرت امور غیبیہ پر مجھ کو اطلاع دی جاتی ہے۔

(۳) اور نہ اس نے اپنے کلام کو بطور اعجاز کے اپنے مخالفین کے سامنے پیش کیا ہے۔

(۴) اور نہ اس کو خدا نے نبی اور رسول کے لفظ سے مخاطب کیا ہے۔

(۵) اور نہ اُس نے اپنے دعویٰ کے متعلق اپنے مخالفین کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔

دوسرا جواب۔ اس سوال کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود حقیقۃ الوحی ص۳۹۱ میں دیا ہے۔ کہ "اس اُمت میں نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں"۔

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نبی اللہ ہونے کی ایک یہ بھی دلیل ہے۔ کہ آپ کی وحی "وحی نبوت" تھی۔ کیونکہ وحی نبوت صرف انبیاء کے لئے ہی مخصوص ہے۔ اور وہ حضرت جبرائیل ہی لایا کرتا ہے۔ (روح المعانی جلد ۵ ص۶۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی نبی ہیں اور جبرائیل آپ پر نازل ہوتا رہا۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۵۳ حاشیہ)

ہاں اگر غیر مبائعین حضرات کی نظر میں کوئی ایسا مجدد یا محدث گذرا ہے۔ جو مذکورہ بالا صفات اپنے اندر رکھتا ہے۔ تو اس کو میدان میں پیش کرو۔ ایسے حضرات کو مبلغ ایک سو روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرت احمد علیہ السلام ہی نبی اللہ ہیں۔ اور سوائے آپ کے اور کسی میں مندرجہ بالا صفات نہیں پائے جاتے۔ اس لئے آپ محدث بھی ہیں اور نبی اللہ بھی۔

(محمد عبدالحق مجاہد از امرتسر چھاؤنی)

اہلحدیث میں نفاق

اخبار اہلحدیث میں ایک غیر مقلد گوجرانوالہ کی درخواست شائع ہوئی ہے۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اہلحدیث کے باہمی تعلقات اچھے نہیں۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔ کہ

"ایک وقت تھا۔ کہ جماعت اہلحدیث کے افراد میں اس قدر اتحاد تھا۔ کہ ہر شخص دوسرے کا دلی خیر خواہ تھا۔ افراد کم تھے۔ لیکن آپس میں دلی محبت رکھتے تھے۔ دور دور سے سفر کر کے ایک دوسرے کو ملتے تھے۔ غرض حدیث المومنون کالبنیان یشد بعضہ بعضا کے پورے مصداق تھے۔ لیکن اب حالات نے اتنا پلٹا کھایا ہے۔ کہ نہ وہ محبت ہے نہ ہمدردی نہ وہ کشش ہے۔ یہی سبب ہے کہ ترقی رفتار گی اب پہلے کی طرح نہیں۔ اِس لئے میری گذارش اور درخواست ہے۔ کہ احباب آپس میں صحیح اسلامی الفت پیدا کریں۔ نصیحت سے کام لیں۔ نفاق اور شقاق سے احتراز کریں۔ نیک دلی اور صاف گوئی سے ایک دوسرے کی اصلاح۔

المومن مرآۃ المومن کا یہی مطلب ہے اور اُسی چیز کو نظر انداز کرنے سے یہ ساری مصیبتیں رونما ہو رہی ہیں"۔ (اہلحدیث ۱۶ اگست ۳۵ء)

احرار اور زمیندار

مولوی ثناء اللہ امرتسری ایک مضمون مسجد شہید گنج کے متعلق اہلحدیث ۱۶ اگست کے ص۱۵ پر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ

"مسجد شہید گنج لاہور میں سکھوں کے قبضے میں تھی۔ جو اپنی شکل وصورت میں ہو بہو کھڑی تھی۔ سکھوں نے اسے گرا کر اپنے مفید مطلب مکان بنانا چاہا۔ مسلمانوں کو جوش آیا۔ حکومت نے سکھوں کا قبضہ صحیح تسلیم کر کے ان کی حمایت کے لئے مسجد کے ارد گرد فوجی پہرا لگا دیا۔ اِدھر مسلمان ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر شاہی جامع مسجد سے غول کے غول نعرہائے تکبیر لگاتے ہوئے مسجد مذکور کی طرف چلے۔ راستے میں روکے گئے۔ فوج نے گولی چلائی۔ مسلمان بے کسی کی حالت میں گولیوں سے شہید ہوئے۔ کئی زخمی ہوئے (غفر اللہ لہم) پھر عوام کیا کرتے۔ کچھ لیڈروں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت نے جلاوطن کر دیا۔ باقی رہنماؤں میں اختلاف اغراض کے ساتھ اختلاف رائے ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم پبلک کا غول واپس آگیا۔ اور جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ جس کو اخباری اصطلاح میں کہا جاتا ہے کہ امن امان ہو گیا۔ سکھوں نے مسجد گرادی اور مکان بنانا شروع کر دیا۔ انا للہ!

خیر اس سکون کے بعد مسلمانوں میں اختلاف شدید ہوا۔ ایک پارٹی دوسری کو ایک لیڈر دوسرے کو ملامت کرنے لگا۔ زبانی نہیں بذریعہ اخبارات اور اشتہارات۔ لاہوری اخبار تو اس قدر کھل کھیلے کہ ایک دوسرے پر بے دھڑک کیچڑ پھینکنے لگے۔ احرار پارٹی نے بھی اپنے نقطہ نظر کے لحاظ سے ایک اخبار "مجاہد" جاری کیا۔ جو فریق ثانی کے جوابات نظم و نثر میں دینے کو میدان صحافت میں نمودار ہو گیا۔ اب زمیندار سیاست اور مجاہد کی مثلث متساوی الاضلاع مسلمانوں کے قلوب پر آرے چلا رہی ہے۔ ایک دوسرے کی مذمت اور راز ہائے مخفیہ صادقہ یا کاذبہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ زمیندار میں ایک نظم لکھی گئی۔ جس کی سرخی مع چند اشعار یوں ہے۔

"احرار کا جنازہ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور چودھری افضل حق کی اسلام فروشی کے کندھوں پر" ؎

اللہ کے قانون کی پہچان سے بیزار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بیزار
اسلامیوں کے خوں سے چلے کھیلنے ہولی
احرار کو پھر آج لکھیں نہ کیوں اشرار
پنجاب کے احرار ہیں اسلام سے بیزار

الیٰ آخرہ (زمیندار ۱۰ اگست ۳۵ء)

اس کے جواب میں ایک نظم "مجاہد" میں نکلی ہے جس کی سرخی مع نمونہ اشعار حسب ذیل ہے۔

"قوم کا جنازہ مولانا ظفر علی خان کی اولاد پرستی اور اختر علی خان کی عیش پرستیوں کے کندھوں پر" ؎

اللہ کے قانون کی پہچان سے بیزار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بیزار
ناموس پیمبر کے نگہبان سے بیزار
مرزا سے موالات ہے احرار سے بیزار
اور اس پہ یہ دعویٰ ہے کہ اسلام کا اخبار
اخبار کہاں یہ تو ہے اسلام کا غدار
کھاتا ہے مسلمان ادھر سینے پہ گولی
موٹر میں ادھر نکلی زمیندار کی ٹولی
اسلامیوں کے خوں سے چلی کھیلنے ہولی
کیوں ڈوب کے مرتا نہیں اے اختر بدکار
اخبار زمیندار ہے اسلام کا غدار

الیٰ آخرہ (مجاہد ۱۱ اگست ۳۵ء)

برادران! یہ ان اعیان کا نمونہ ہے جو کل ہی قادیان کے جلسے میں دوش بدوش بیٹھے تھے آج یہ کیفیت ہے۔ جس کا مظاہرہ اوپر مذکور ہوا۔"

(اہلحدیث)

اصلی سیاست کیا ہے؟

مندرجہ بالا عنوان سے روزنامہ انقلاب مورخہ ۱۷ اگست کے صفحہ ۶ پر ایک مراسلت عبدالغفار صاحب خیری دہلوی کی شائع ہوئی ہے۔ جو ہر مسلمان کہلانے والے کے قابل توجہ ہے (ایڈیٹر) لکھتے ہیں۔ کہ "مسلم قوم میں سیاست کو سمجھنے والے تو درکنار کوئی یہی بتائے کہ اس کے معنے سمجھنے والے کتنے ہیں۔ مسلمانوں میں اس مسئلہ پر دو فریق ہیں۔ اول وہ جو سیاست کے نام سے اتنا گھبراتے ہیں۔ جتنا لاحول سے.....

ان کے مفہوم میں سیاست صرف یہ ہے کہ حکومت کی قانون شکنی کر کے جیل خانوں کو بھرا جائے۔

دوم وہ بزرگ ہیں۔ جو قوم کی سیاسی رہنمائی کے دعویدار ہیں۔ اور ان کی پارٹی ہے ان حضرات کی سیاست یہ ہے۔ کہ اسمبلی کونسل اور کمیٹی میں نشست حاصل ہو۔ انتظامی معاملات پر سوالات کر دیں۔ جواب ملنے پر خاموش ہو بیٹھیں یا کسی امر خلاف پر صدائے احتجاج بلند کر دیں۔ سیاست ختم۔ کیا کریں حکومت زبردست ہے نہیں مانتی۔

اب سنو! سیاست کے معنے میں رعیت کا انتظام۔ رہنما یا لیڈر اگر سچا رہنما ہے۔ تو اپنی رعیت یا قوم کی وہ صحیح رہنمائی کرے گا تاکہ قوم اپنے پیروں پر خود کھڑی ہو کر جہاں تک ممکن ہو غیروں کی محتاجی سے آزاد ہو جائے۔ قوم کی زندگی کا ہر شعبہ قوم کے اپنے ہاتھ میں ہو۔ قوم میں اتفاق ہو۔ ہمدردی ہو۔ جذبۂ مدد و اعانت ہو۔ آٹھ کروڑ کی ایک آواز ہو۔ تعلیم و تجارت بلا شرکت غیر اپنے ہاتھ میں ہو۔

آج نصف صدی گذر جانے کے بعد بھی دیکھ لو۔ کہ مسلمانوں کا کوئی کام بغیر حکومت کی مدد کے چلتا دکھائی نہ دے گا۔ سب سے بڑی قومی خدمت یہ ہے۔ کہ حکومت سے زر امداد لے کر کوئی پرائمری یا ہائی اسکول جاری کر کے باقیماندہ قومی چندے کو حکومت ہی کے ملازم تیار کرنے میں صرف کیا جائے۔ اگر حکومت اپنی امداد روک لے تو نہیں کہا جا سکتا کہ کتنے مدارس اور کالج ختم ہو جائینگے۔

کھڑا ہو سہارے جواڑ واڑ کے گھر!
مٹی وہ جہاں۔ آ رہا یہ زمیں پر!

اس کے علاوہ نہ ہمارے پاس ایسی تحریکیں ہیں۔ کہ جہاں قوم کے غریبوں کو مزدوری مل سکے۔ نہ کارخانے ہیں کہ بھوکوں کا پیٹ بھر سکے۔ نہ اس قسم کے کام ہیں۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقع ملے۔ اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کا جذبہ۔ باہمی ہمدردی اور انسیت پیدا ہو۔ ہمارے لیڈروں کی یہ رہنمائی ہے۔ کہ لاؤ چندہ۔ یہاں اتنی بیوائیں ہو گئیں۔ وہاں اتنے یتیم ہو گئے۔ مگر انتظام کہیں نہیں۔ اتحاد و اتفاق پیدا کرنا ایسی تعلیم کا انتظام جو مسلم بچوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بچیوں کو مسلم رکھ کر رزق کے دروازے کھولے۔ مختلف اقسام کے کارخانے جاری کرنا کہ غریب و بیکار کام پر لگ سکیں۔ مسلمانوں میں مسلم اخوت کا بیج بونا کہ کارخانے کامیاب ہو سکیں۔ اور باہمی فساد اور فتنوں کا انسداد ہو سکے یہ حقیقی سیاست ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اسمبلی کونسل اور میونسپل بورڈ اور کمیٹی کی نشستیں بھی ہوں۔ تو آواز کو قوت اور اثر ہو۔ حکومت بھی توجہ کرے۔ اور ہمسایہ اقوام بھی لحاظ کریں۔ لیکن آج تک کیا کسی مسلم لیڈر کسی مسلم رہنماء نے اِن باتوں کی طرف توجہ کی؟ اپنی قوم کو مصائب سے نکالنے اور میدان ترقی میں گامزن کرنے کی کوئی کوشش کی۔ اپنا کام آپ کرنے اور دوسروں کا سہارا تلاش نہ کرنے کے لئے قوم کو تیار کیا یا اس کے برخلاف مذہبی انتشار کی موجودگی میں اپنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الجمنیں جمعیتیں اور کانفرنسیں بنا کر سیاسی افتراق ہی پیدا کر کے قوم کے ٹکڑے کر ڈالے۔ کیا اسی کو سیاست کہتے ہیں۔ اسی پر سیاست دانی کا دعویٰ ہے یہی قوم کی خدمت ہے۔ کہ مریض کی حالت نازک ہے۔ اور ڈاکٹر صاحبان فرما رہے ہیں۔ کہ ٹھہرو ایک ہفتہ بعد سب ڈاکٹر ملکر فیصلہ کریں گے۔ کہ کیا کرنا چاہیئے۔ قربان اس رہنمائی کے۔

مسلمانو سوچو اور غور کرو۔ یہ حالت تمہارے رہنماؤں کی ہے یا نہیں ہے۔ بتاؤ! ان بزرگوں نے آج تک تمہاری کس مشکل کو آسان کیا۔ کس تکلیف کو دور کیا۔ کس مصیبت کو رفع کیا کس ضرورت کو پورا کیا۔ ان کے کہنے سے تم نے جیل خانے بھرے۔ نوکریاں چھوڑیں۔ گولیاں کھائیں۔ کپڑے جلائے۔ چندے دیئے۔ اِن سب کے عوض انہوں نے تم کو کیا دیا؟ پستی۔ ذلت۔ افتراق۔ مفلسی۔ بیکاری۔ بد اخلاقی اگر یہ سچ ہے۔ اور یقیناً سچ ہے۔ تو بتاؤ کیا ارادہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تم کو ایک رہبر کامل دیا۔ عظیم الشان رہنماء عطاء فرمایا۔ جس نے دکھا دیا۔ کہ ایک غلام قوم کو کس طرح آزاد کیا جاتا ہے۔ منتشر شیرازہ کو کس طرح مجتمع کرتے ہیں۔ دشمنوں کو کس طرح دوست بناتے ہیں۔ قوت کس طرح حاصل کی جاتی ہے۔ استحکام کی کیا صورت ہے۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ تم اس کے دامن کے نیچے پناہ لو۔ اس کی تعلیم پر چلو۔ اس کی اتباع کرو۔ اس کے قوانین کو اپنے اندر جاری کرو اور سچے دِل سے اسم با مسمےٰ (عملی) مسلمان بن جاؤ۔

آؤ۔ ہم تم پھر نئے سرے سے عہد کریں کہ صورت میں۔ شکل میں۔ اخلاق میں۔ عادات و معاملات میں۔ لباس میں اور رسم و رواج میں باہمی تعلقات میں۔ طاعتِ پروردگار اور اتباع سرورِ انبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سچا عملی نمونہ دکھائیں گے۔ اگر تم دل سے اس پر عامل ہوئے۔ تو رب العالمین کی رحمت اور نصرت کے دروازے کھُل جائیں گے۔ رزق بغیر حساب تمہارے لئے ہو گا۔ خزانوں کی کنجیاں تم کو عطا ہوں گی۔ تمہارے مصائب۔ تکالیف پریشانیاں اور خوف سب جاتا رہے گا۔

علماء کے تم تابعدار رہے۔ اور ذلت و خواری سے نہ نکل سکے۔ لیڈران کرام اور رہنمایان عظام نے تمہاری پستی اور تنزل میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ اب تم اس بینوا فقیر کی آواز کو سنو اور مانو۔ عمل کے لئے مستعد اور کمربستہ ہو اور دیکھو کہ اللہ تعالےٰ قادر مطلق کیا کرتا ہے۔ تجربہ بھی کر کے دیکھو۔ میں تو تم سے اسی پر عمل کرانا چاہتا ہوں۔ جس پر عمل کرنا تمہارا ایمان ہے۔ مُنہ سے بولو۔ قلم سے لکھو۔ عمل سے لکھو کیا ارادہ ہے؟" (انقلاب)

کوئٹہ میں زلزلہ کیوں آیا؟

زلزلہ کوئٹہ کے متعلق اہلحدیث میں ایک مراسلت مندرجہ صدر عنوان سے شائع ہوئی ہے جو صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر بیّن دلیل ہے خدا نے زبردستی یہ مضمون اہلحدیث میں نکلوایا ہے جو یہ ہے:۔ (ایڈیٹر)

"کون نہیں جانتا۔ کہ کوئٹہ میں جو قیامت خیز زلزلہ آیا ہے۔ اس نے اس علاقے کو تہ و بالا کر دیا ہے۔ تمام اخبارات میں اس کے متعلق مضامین لکھے جا چکے ہیں۔ مگر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ کسی اخبار میں اس زلزلہ کو آسمانی بلا خدائی قہر اور گناہوں کی سزا سے تعبیر نہیں کیا ہے۔ کیوں نہ ہو موجودہ تعلیم سائنس اور الحاد نے موجودہ تعلیم یافتہ طبقہ کے خیالات پر اس قدر گہرا اثر کیا ہے کہ وہ اصل حقیقت سے بالکل ناآشنا ہو چکے ہیں۔ دیندار طبقے اور علماء کرام سے اگر کوئی درست کلمہ اس کے متعلق نکل جاتا ہے۔ تو عوام اس پر آوازے کستے ہیں۔ میں اپنے تمام دیندار اہلحدیث بھائیوں کی خدمت میں پُرزور الفاظ میں ملتجی ہوں کہ وہ ان الفاظ پر غور کریں۔ اور اپنے دیگر اہلحدیث بھائیوں تک یہ آواز پہنچا دیں۔ کہ کوئٹہ کے زلزلہ کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

ہر بُرے کام میں اہل کوئٹہ تمام حدود سے تجاوز کر گئے تھے۔ شرم و حیا۔ عفت و عصمت۔ امانت و دیانت۔ رحم و شفقت۔ عدل و انصاف سے ان لوگوں کے ذہن خالی ہو چکے تھے۔ مگر انکی بجائے سینما اور ٹاکی ہوس آباد ہو رہے تھے۔ مسجدیں ویران اور بے آباد ہو رہی تھیں۔ اور ان سب سے بڑھ کر زنا۔ لواطت۔ شراب نوشی۔ قمار بازی دھوکہ۔ مکر۔ فریب۔ جور و ظلم۔ شرک و الحاد ان لوگوں کی زندگیوں کے پروگرام میں جزو لاینفک کا درجہ حاصل کر چکے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کے عذاب نے اس سرزمین کو عبرت کے لئے منتخب کیا۔ اور اس کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ تاکہ اس کے دیکھنے اور سننے والے خدا کی نافرمانیوں سے باز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہ کر مطیعانہ زندگیاں بسر کریں۔

اب کئی الحاد پرست یہ اعتراض کرینگے کہ یورپ کے بعض شہروں میں کوئٹہ سے زیادہ عیاش اور بدکار لوگ آباد ہیں۔ اور خاص کر لندن میں جملہ عیوب۔ کوئٹہ سے کئی گنا زیادہ ہیں۔ تو پیرس یا لندن سے زیادہ اسکا مستوجب کوئی اور علاقہ نہ تھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب دنیا میں نافرمانوں کو سزا دینی چاہتا ہے۔ تو ان بستیوں میں سے جس کو چاہتا ہے ہلاک کر دیتا ہے۔ تاکہ دوسروں کو وہاں سے عبرت حاصل ہو۔

دوسرا اعتراض یہ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئٹہ میں کئی ایک نیک انسان بھی تھے۔ سینکڑوں کی تعداد میں نمازی بھی تھے۔ کئی ایک عامل قرآن بھی ہونگے۔ بہت سے پیر اور صوفی منش بھی تھے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ کوئٹہ پر عذاب نازل ہوا اور لندن یا پیرس جو منبع ام الخبائث ہے اب تک ویسے کا ویسا ہی ہے۔ تو اس کا جواب صرف اس قدر ہے۔ کہ کوئٹہ کے جملہ عیوب کو اہل کوئٹہ دیکھ کر دل میں برا نہیں مانتے تھے۔ ان سب نیک لوگوں کی نیکیاں اپنی ذات کے لئے تھیں۔ اپنی نیکیوں کا اثر ان لوگوں نے دوسروں تک نہیں پہنچایا نہ ہی بدوں کو ان کی بدی سے منع کیا۔ اور نہ ہی ان کے بداعمال کو دل میں برا جانا۔ اس لئے ان کا نیک ہونا ادنیٰ درجہ کے مومن سے بھی کم تھا وہ اپنے خیال میں سب کچھ تھے۔ مگر خدا کی نظر میں کچھ بھی نہ تھے۔

کہا جاتا ہے کہ کوئٹہ میں رات کے تین بجے زلزلہ آیا تھا۔ اور جو لوگ صبح اٹھنے اور عیش و عشرت میں مشغول ہو جانے کی خوشی میں نیند کے مزے لے رہے تھے۔ ہمیشہ کے لئے تہ خاک سلائے گئے۔ یہ منظر بے حد ہولناک اور بھیانک معلوم ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی سنت ایسے ہولناک عذابوں کے لئے شروع سے ایسی ہی ہے جیسا کہ قرآن پاک کی آیت سے معلوم ہوتا ہے:۔

اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیآء ط قلیلاً ما تذکرون وکم من قریۃٍ اھلکناھا فجاءھا باسنا بیاتاً او ھم قائلون۔

ترجمہ۔ لوگو! تمہارے رب کی طرف سے جو احکام نازل ہوئے ہیں۔ ان پر چلو اور اسے چھوڑ کر اور کارسازوں کے پیچھے نہ دوڑے پھرو۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کیا۔ تو ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا یا جب وہ دوپہر کو سوئے پڑے تھے۔

بہرحال کوئٹہ کا زلزلہ ایک عذاب آسمانی تھا۔ جو دنیا والوں کو خدائے قدوس کی نافرمانی سے ڈرانے آیا تھا۔ اگر ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی خوف و ہراس ہے تو ہمارا فرض ہے کہ سب سے پہلے ہم ذاتی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اس کے بعد اپنے اپنے متعلقین کی امداد کریں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ رہیں" (الحدیث)

وصیتیں

نمبر ۴۳۸۰:۔ منکہ ملک عبدالعزیز ولد ملک غلام حسین صاحب اوان پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال نیروبی کینیا کالونی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۵/۳۵ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ سفید زمین ۱۰ مرلہ واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان قیمتی دو صد روپیہ ہے۔ ایک مکان پختہ قیمتی پانچ سو پچاس روپیہ واقعہ قصبہ رہتاس تحصیل و ضلع جہلم ہے۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۲۰۰ شلنگ ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ منتی سے ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میں اپنی جائداد مندرجہ بالا جس کی کل قیمت سات سو پچاس روپیہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

حصہ وصیت کردہ میں سے میں اگر کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو حصہ وصیت کردہ سے منہا کیا جائے گا۔ اگر اس کے علاوہ میرے مرنے پر کوئی اور مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ ملک عبدالعزیز احمدی مولوی فاضل نیروبی ۵/۳۵ ۱۹۔

گواہ شد۔ ملک احمد حسین بقلم خود ۵/۳۵ ۱۹

گواہ شد۔ شیخ مبارک احمد احمدی عفا عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۵/۳۵ ۱۹

نمبر ۴۳۸۱۔ منکہ ملک عبدالکریم ولد ملک غلام حسین صاحب اوان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ حال نیروبی کینیا کالونی افریقہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۵/۳۵ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد دو سو تیس شلنگ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ ملک عبدالکریم احمدی نیروبی ۵/۳۵ ۱۹

گواہ شد۔ ملک احمد حسین احمدی بقلم خود "

گواہ شد۔ شیخ مبارک احمد احمدی مبلغ سلسلہ احمدیہ "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالصہ مشن

سکھ صاحبان کی خدمت میں چند گذارشات!

(۸)

(از گیانی واحد حسین صاحب احمدی مبلغ)

گورو ہرگوبند صاحب کے بعد گورو ہرائے اور ان کے بعد گورو ہرکشن صاحب کی کلام گرنتھ صاحب میں نہیں۔ اور پھر چوتھی جلد گورو گوبند سنگھ صاحب نے جو بقول سکھ صاحبان کے انہوں نے بذریعہ کشف لکھوائی تھی۔ اس کا نام دمدمہ والی بیڑ ہے جو آجکل مستند تسلیم کی جاتی ہے۔ اور عام گردواروں میں براج مان ہے۔ سکھ حضرات کا دعویٰ ہے۔ کہ یہ گرنتھ بھائی گرداس صاحب کے گورو گرنتھ صاحب جو بقول سکھوں کے کرتارپور میں موجود ہے کے عین مطابق ہے۔ صرف ایک لفظ کے علاوہ یعنی کرتارپور والے گرنتھ صاحب میں "خلاصہ" لفظ تھا۔ لیکن گورو گوبند سنگھ صاحب نے اس کی جگہ خالصہ لکھ دیا۔ اور زیر زبر تک کا فرق نہیں۔ اور کرتارپور والے گرنتھ صاحب میں کچھ خالی ورق تھے۔ سکھ صاحبان کا خیال ہے۔ کہ گورو ارجن صاحب نے یہ گرنتھ صاحب لکھتے وقت پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ اس میں گورو تیغ بہادر صاحب کی کلام درج ہوگی۔ سو گورو گوبند سنگھ صاحب نے گورو تیغ بہادر صاحب کی بانی بھی درج کردی۔ اب ہم بتانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ گورو گرنتھ صاحب جو بقول سکھ حضرات کے گورو گوبند سنگھ صاحب نے کشف سے لکھوایا جس کو ایک معجزہ بھی بتایا جاتا ہے۔ وہ گرنتھ کرتارپور والے گرنتھ صاحب سے نہیں ملتا۔ اس میں بہت بانیوں کا مت بھید ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے محفوظ ہونیکی دلیل

بھائی سیوا سنگھ صاحب ایڈیٹر اخبار خالصہ سماچار امرتسر اپنے ایک رسالہ "نور کا فتور" میں سری گورو گرنتھ صاحب کے محفوظ ہونے کا ثبوت اس طرح پیش کرتے ہیں۔

"گورو گوبند سنگھ صاحب کو جب اصل بیڑ کی ضرورت پڑی۔ تو ان کو نہ دی گئی۔ بلکہ کہا گیا۔ آپ خود تیار کرلو۔ چنانچہ گورو گوبند سنگھ صاحب نے تمام و کمال گورو گرنتھ صاحب کو از خود لکھایا۔ جس کا اصل بیڑ کے ساتھ مقابلہ کرنے پر ایک حرف تک فرق نہ آیا۔ جس سے گورو ارجن صاحب کی تیار کردہ بیڑ کو گوبند سنگھ صاحب نے بذریعہ الہام بلاکم و کاست ہونے کی مُہر لگائی۔ ایسے جامع و مانع گورہ گرنتھ صاحب کی نسبت یہ کہنا۔ کہ ان کے بنانے کے وقت تنقید نہیں ہوئی ایک ایسا گناہ ہے۔ جس کے لئے مرزا کا دامن ہوگا۔ اور سکھوں کا ہاتھ۔" (نور کا فتور صفحہ ۳۶)

جواب:۔ بھائی سیوا سنگھ صاحب کے علاوہ اکثر سکھ حضرات اس کو گورو گوبند سنگھ صاحب کا معجزہ احد کرامت بھی بیان کیا کرتے ہیں۔ سو واضح ہو۔ کہ بھائی صاحب کا یہ کہنا کہ گورو گوبند سنگھ صاحب کے الہامی گرنتھ صاحب کا اصل جلد سے مقابلہ کرنے پر ایک حرف تک فرق نہ آیا" بالکل غلط ہے۔ سنو بھائی صاحب! ایک دو لفظوں کے تغیر و تبدل کا تو تمام سکھ مصنفوں کو اقرار ہے۔ چنانچہ گیانی گیان سنگھ صاحب لکھتے ہیں۔

"دھیرمل کے طعن سے سبکدوش ہونے کے لئے از سر نو تصنیف کرنے لگے۔ یعنی ایک خیمہ میں بیٹھ کر ہر روز صبح سے سہ پہر دن چڑھے تک اپنی روحانی قوت سے اُنہی کلمات کو جو آدگرنتھ میں مندرج تھے۔ حرف بحرف زبان مبارک سے بولتے جاتے اور بھائی منی سنگھ جی خیمہ کے باہر قلم بند کرتے جاتے الغرض ۹ ماہ ۹ دن کے بعد وہی آدگرنتھ بجنسہٖ لفظ بلفظ تیار ہوگیا۔ صرف بلحاظ ادب دو ایک الفاظ کا گورو صاحب نے دیدہ و دانستہ فرق رکھا۔ جیسے کرتارپور والے گرنتھ صاحب میں یہ لکھا ہے۔ کہ "کہو کبیر جن بہئے خلاصے" اس کو گورو گوبند سنگھ صاحب نے یوں لکھدیا کہ کہو کبیر جن بہئے خالصے"۔

(تواریخ گورو خالصہ اردو صفحہ ۱۸۸)

پس بھائی سیوا سنگھ کا دعویٰ غلط ثابت ہوگیا۔ کہ سارا گرنتھ جو بذریعہ الہام گورو گوبند سنگھ صاحب نے لکھوایا۔ لفظ بلفظ وہی تھا۔ جو اصل بیڑ کرتارپور میں تھی۔ اگر یہ بات اسکے اُلٹ ثابت ہو جائے۔ تو ساتھ ہی کشف یا الہام کا دعویٰ بھی باطل ہو جائے گا۔ چنانچہ گیانی گیان سنگھ صاحب ان ہر دو گرنتھوں کا اختلاف بتاتے ہوئے لکھتے ہیں ؎

"دسم گرو جب گرنتھ بنائیو ؛ نویں سرے تیس فیر لکھائیو
باقی اس میں اور چڑھائی ؛ جو گرو تا دیں نے اُچرائی ۴۵
جب نویں سرے گورو گرنتھ لکھائیو ؛ پہلی بیڑے اُلٹ کرائیو
گرو ارجن جو گرنتھ لکھائے ؛ اُہ کرتارپورے وچہ آہے ۴۷
سو در پنج شبد اُس ماہیں ؛ سو پُرکھ اُس بیڑ میں ناہیں
ناویں گورو کے شبد سلوکو ؛ اسمیں نہیں نہیں اَدلو کو ۴۸
دمدمی بیڑ میں گور لکھ پائے ؛ پہلی بیڑ سے اُلٹ کرائے
رام کلی کے چھند پنج ہیں بھائی ؛ چترتھ بیس اِک چھند تک آہی ۴۹
جو گورو ارجن گرنتھ لکھائے ؛ پنج چھند پورن تس آئے
دمدمی بیڑ میں چار ہیں پورن ؛ دو تک پنجویں ہے ادھورن ۵۰
باقی تک اس کی دِتی نکال ؛ بھون اُنیت کا کر من خیال
سارا چھند تم لکھ دِکھاؤ ؛ تمرے من کا بھرم مٹاؤ ۵۱
اُن جھنڈا گاڈ سکھی پر ایک دھیا دہو
ست گور تم سیو سکھی من چند اٹرا پھل پاؤ دہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رت گورد ھیا ٹیا کرم پائیا انوپ بالک جنمیا!
رت گورساچے بھیج دیا چرجیون وڈیائیا!
مہاں آنند ہویا سد منگل ہر گن گاؤ ہو!!
جن نانک کہے سپھل جاترا ست گورپرکھ دھیاؤ ہو
امرت بھوجن اکتر کرے پرمدار بلایا!
ونڈیا امرت نام ہرے جت سبھ ترپتایا
ست گورپہ کے ونڈ کینی سگل بھاؤ دوائیا
کرماں اوپر ونڈ ہوسی کھالی کوئے نہ جائیا
سب سکھ سنگت بھائی اکتر مہاں آنند سمائیا
بن ونت نانک سام ہر کی سرب سکھ میں پائیا ۲
ریتی سگل کرائیا ہر سیتی بولائی!!
بھون انیت کرائیا گورگیان جپائی
گورگیان جپیا سکھے داتا چٹالی بالک پائیا
سگل دوتھیا سپورن پڑھیا گوبند ردے منایا
جیون وار نام کرن پرتھا کوئے نہ جائی!!
بن ونت نانک داس ہر کا میرا پربھ انت سکھائی ۳
سادھ سنگت اکتر کرے بالک کر پیہو منگیئوا
لدھے مہہ جن آہو کرام بھلے ونڈے جن امرت میوا
امرت پائیا گورگیان درڑائیا سگل دوکھ مٹایا
لگن لکھیا دھر ہو۔ آیا دیاہ کرم دیوائیا
اچرج جنج بنائی ٹھاکر من جن پھکے سبد سوہا
جن کہے نانک کاج ہو یا داجے انخد تورام ۴

(رام کلی چھنت ۵)

اس چھند کی بائی تک نکالی: دسمے رت گور جگت کے والی
جو بانی نویں اس گرنتھ میں پائی: سو تم کو اب دیئوں سنائی
چار شبد سوپرکھ لکھائے: نویں گور کی بانی پائے
شبد شلوک نویں گور کیرے: اس میں لکھے نین لوہیرے
اپنے بھی شلوک تین لکھے: اب دیکھو نہیں پہلے پچھے
رت گورکرن کارن ہیں بھائی: کون قلم اُن کی روکائی
جو چاہے سو لکھ کر پاویں: جو چاہے سو کاڈھ دکھاویں"

(بدولانہ نمبر ۳ صفحہ ۶۷ و صفحہ ۶۸)

اس مندرجہ بالا تحریر میں گیانی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ دسم گرو یعنی سری گورو گوبند سنگھ صاحب نے جب نئے سرے سے گرنتھ صاحب تیار کیا۔ تو اس میں اور بانی بھی درج کردی۔ جو گورو تیغ بہادر صاحب نے اُچارن کی تھی۔ اور وہ گرنتھ صاحب پہلے گرنتھ صاحب کے برعکس تھا۔ اور سری گورو ارجن صاحب کے تیار کردہ گرنتھ صاحب میں جو کرتارپور میں ہے۔ "سودر" کے پانچ شبد تھے۔ مگر "سوپرکھ" کے شبد اس میں نہ تھے۔ لیکن دمدمہ والی جلد میں گورو صاحب نے درج کرکے پہلی جلد کے اُلٹ کردیا۔ رام کلی کے پانچ چھنت ہیں۔ اور جو گروارجن صاحب کے گرنتھ صاحب میں مکمل طور پر درج ہیں۔ لیکن دمدمہ والی جلد جو گورو گوبند سنگھ صاحب نے بذریعہ کشف لکھوائی۔ اس میں چار چھنت تو پورے درج ہیں۔ لیکن پانچواں چھنت نامکمل ہے یعنی اس کے کل شعر ۲۴ تھے۔ جن میں سے دو تو دمدمہ والی جلد میں ملتے ہیں۔ باقی ۲۲ ندارد ہیں۔ جو خود گورو گوبند سنگھ صاحب نے درج نہیں کئے۔ اور وہ بانی جو گروارجن صاحب کے گرنتھ صاحب سے زائد ہے۔ وہ یہ ہے گرو تیغ بہادر صاحب کی بانی اور "سوپرکھ" کے چار شبد اور تین شلوک اپنے لکھ دیئے رت گرو کرن کارن ہیں جو چاہیں لکھ کر گرنتھ صاحب میں ڈالدیں۔ اور جو چاہیں نکال دیں۔ ان کی قلم کون روک سکتا ہے۔

پیارے خالصہ بھائیو! لو ایک تیر سے دو شکار ہو گئے۔ ایک تو آپ کا دعویٰ کہ چونکہ گورو صاحب صاحب کشف تھے۔ اس لئے گرنتھ صاحب محفوظ ہے۔ غلط ہو گیا۔ کیونکہ گورو گوبند سنگھ صاحب کا کشف سے لکھوایا ہوا گرنتھ صاحب اُس اصل گرنتھ صاحب سے نہیں ملتا۔ جو اس وقت کرتارپور میں موجود ہے۔ اگر گورو صاحب نے کشف سے لکھوایا ہوتا تو آپس میں اختلاف نہ ہونا چاہیئے تھا۔ اس اختلاف کی موجودگی میں یہ کہنا کہ گورو گوبند سنگھ صاحب کا لکھوایا ہوا گرنتھ صاحب بالکل وہی ہے۔ جو کرتارپور میں ہے غلط ثابت ہوتا ہے۔ حالانکہ اُس میں پانچویں چھنت کے ۲۲ شعر ندارد ہیں۔ اور شلوک محلہ ۹۔ سوپرکھ کے چار شبد اور کچھ گورو گوبند سنگھ صاحب کے اپنے شلوک زائد موجود ہیں۔ اور دوسرا یہ ثابت ہو گیا۔ کہ دمدمہ والی جلد جس کو مستند کہا جاتا ہے۔ تحریف شدہ اور نامکمل ہے۔

غور طلب بات یہ ہے۔ کہ موجودہ دمدمہ والی بیڑ کا اصل بیڑ سے جو کرتارپور میں ہے۔ مقابلہ کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ان دونوں میں بہت بڑا اختلاف ہے۔ لیکن وہ اصل بیڑ جو بقول سکھ حضرات کے گورو گوبند سنگھ صاحب نے بذریعہ الہام لکھائی تھی نہیں ملتی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ موجودہ دمدمہ والی بیڑ اس اصل بیڑ سے جو گورو گوبند سنگھ نے لکھوائی تھی مختلف ہو کیونکہ موجودہ وقت میں کئی ایک گرنتھ صاحب ملتے ہیں۔ جن میں مت بھید ہے۔ کسی میں راگ مالا ہے کسی میں ندارد۔ اسی طرح ممکن ہے۔ کہ یہ موجودہ جلد بھی تحریف در تحریف شدہ ہو۔ کیونکہ دمدمہ والی اصل بیڑ بھی تو مقابلہ کے لئے نہیں ملتی۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ احمد شاہ دُرانی کابل لے گیا۔ اور کوئی حیدر آباد دکن سے گم ہو جانا بتاتا ہے۔ چنانچہ گیانی گیان سنگھ صاحب لکھتے ہیں:۔

"گھلو کھارا جب بڈھیو: گرنتھ دُرانی شاہ سو لیو
اب سو ہے کابل مدھ جانو: بڑی دھرم سال میں مانو!"

(پنتھ پرکاش صفحہ ۲۵۵)

گیانی جی لکھتے ہیں۔ جب سکھوں پر مصیبت کے دن تھے۔ اور لڑائیاں تھیں۔ تو احمد شاہ دُرانی اُس گرنتھ صاحب کو جو گورو گوبند سنگھ صاحب نے اپنی روحانی شکتی سے بنایا تھا۔ لوٹ کر لے گیا۔ اب وہ کابل میں کسی دھرم سالہ میں رکھا ہے۔ اور گیانی خزان سنگھ صاحب اس گرنتھ صاحب کے گم ہونے کو اس طرح اپنی ایک چٹھی میں تحریر کرتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چتاونی نمبر ۴

"شریمان گیانی شیر سنگھ جی اس ماگھ دے مہینے دا اس امرتسر گیا سی۔ سردار بدھ سنگھ چھاپے خانے والے نوں ملیا سی اُنہاں نال گل بات ہوئی سی تدھر اوتھے اِک سنگھ نے اِک چھوٹا جیہا گرنتھ دسم گوربانی نامے دکھائیا تے کہن لگا۔ جو بابو تیجا سنگھ جی بھسوڑ والے ایہہ بات کہندے ہن۔ جو بیڑ آدگرنتھ دی سری گورو گوبند سنگھ جی نے سمت ۱۷۶۳ کتک ۲۳ نوں فیر نویں سرے بھائی منی سنگھ پاسوں لکھوائی سی۔ اس نوں سری حضور صاحب اپنے نال ہی لے گئے سن۔ سری گورو دیہیں جی دے سچ کھنڈ پدھارن دے مگروں جونال سنگھ سن سو پنجاب نوں چلے آئے سی چالی برس تک استھان سُنّاں رہیا ترکی ریاست سی اُس سری گورو گرنتھ صاحب جی دا پتہ نہیں لگدا خبر نہیں کتھے گئے اُسی سری گورو گرنتھ صاحب نوں گورگدی استھاپن کیتی سی کرتارپور والی بیڑ ادھوری ہے تے بھائی بنوں والی کھاری دندے ہن اُپروکت کتھن اُنسار پرچلت بیڑ بناوٹی ثابت ہوئی۔ بابو تیجا سنگھ جی دے کتھن انسار اس پرچلت بیڑ نوں گورگدی ہی نہیں ملی"

(بدولانہ نمبر ۴ صد چتاونی نمبر ۴)

گیانی خزان سنگھ صاحب گیانی شیر سنگھ صاحب کو چٹھی میں لکھتے ہوئے بتاتے ہیں۔ کہ میں ماگھ کے مہینے امرتسر گیا وہاں بدھ سنگھ کے چھاپے خانہ میں مجھے ایک سکھ ملا۔ جس نے ایک چھوٹا سا دسم گوربانی نامے گرنتھ دکھایا اور کہا۔ کہ بابو تیجا سنگھ صاحب کہتے ہیں۔ کہ جو آدگرنتھ صاحب کی دمدمہ والی بیڑ جو گورو گوبند سنگھ صاحب نے بذریعہ الہام لکھوائی تھی۔ اس کو گورو صاحب اپنے ساتھ حیدرآباد دکھن میں لے گئے تھے گورو صاحب کی وفات کے بعد آپ کے ساتھی سکھ پنجاب کو واپس چلے آئے اور وہ گورا استھان خالی رہا۔ ریاست اسلامی تھی۔ گورو گرنتھ صاحب کہیں گم ہو گئے۔ جس کا پتہ آج تک نہیں ملا۔ نامعلوم کہاں گئے۔ اِس سکھ کے قول کے مطابق موجودہ دمدمہ والی بیڑ بناوٹی ثابت ہوتی ہے۔

ناظرین ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں کہ احمد شاہ دُرانی لے گیا۔ یا کہیں ریاست حیدرآباد میں گورو گرنتھ صاحب کی اصل بیڑ گم ہو گئی ہے۔ بہرحال گرنتھ صاحب نذارد ہیں ان کا کہیں پتہ نہیں ملتا ہم کیسے یقین کر لیں۔ کہ ایسے ایمانداروں نے جن کا ثبوت پہلے دے آیا۔ کیونکر اس میں ملاوٹ نہ کی ہوگی

(باقی آئندہ)

وصیتیں

نمبر ۴۳۹۰۔ منکہ غلام مصطفےٰ کمال ولد چوہدری رحیم بخش صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت دسمبر ۳۳ء ساکن موضع پہاڑنگ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج ۲۰ ۶/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری ملکیت میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اب پچیس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۵ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔

فقط مورخہ ۲۰ رجون ۱۹۳۵ء

العبد۔ غلام مصطفےٰ کمال بی۔ اے سکنہ حال محمودہ آباد فارم۔ ضلع نواب شاہ ڈاک خانہ مورد مورخہ ۲۰ رجون ۳۵ء

گواہ شد۔ ڈاکٹر احمد الدین سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ محمودہ آباد فارم۔ ۲۰ رجون ۳۵ء

گواہ شد۔ محمد اکرم خان وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمود آباد فارم ۲۰ ۶/۳۵ ؛

نمبر ۴۱۷۶:۔ منکہ احمد الدین ولد قدرت اللہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن ویلی ڈاکخانہ پٹی تحصیل قصور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۳ ۴/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ زمین ۲ ۱/۲ گھماؤں مورونی دفعہ ۵ جس کی کل قیمت مالکانہ نکال کر پانچ صد روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۱۲/۴ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت میں کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط۔

العبد۔ احمد الدین بقلم خود ساکن ویلی تحصیل قصور حال وارد پٹی محرر ٹرینل ٹیکس میونسپل کمیٹی پٹی۔

گواہ شد۔ مرزا محمد جمیل بیگ بقلم خود۔

گواہ شد۔ محمد حنیف بی بی والدہ روڈے خان راجپوت ساکن پٹی۔

یاددہانی: فاروق کے قریباً سو سے زائد خریدار کم ہو گئے ہیں۔ جن کو پورا کر کے فاروق کو جاری رہنے کے قابل بنانا آپ سب کا فرض ہے۔ خصوصاً اس موقعہ پر جبکہ احمدیہ پریس کو مضبوط کرنا اور سلسلہ کی تبلیغ کو وسعت دینا ہر ایک احمدی کا ذاتی اور قومی فرض ہے۔ لہٰذا سب دوست ایک ایک جدید خریدار عطاء کر دیں یہ کوئی مشکل کام نہیں (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار فاروق نصف قیمت میں

یہ اخبار جو خالص تبلیغی پرچہ ہے دارالامان قادیان سے مہینے میں چار بار شائع ہوتا ہے۔ اس میں اندرونی اور بیرونی مخالفین سلسلہ احمدیہ و معاندین اسلام کے اعتراضوں کے نہایت متانت سے مگر دندان شکن جوابات دیئے جاتے ہیں۔ سالانہ چندہ چار روپیہ اور ششماہی دو روپیہ ہے۔ اس کی اشاعت بڑھانے کیلئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ جدید خریداران کو مندرجہ ذیل پانچ روپیہ کی کتابوں میں سے جو دوست ایک سال کے لئے خریدار ہوں۔ ان کو دو روپیہ کی اور جو چھ ماہ کے واسطے خریدار ہوں ان کو ایک روپیہ کی کتابیں ان کی حسب پسند مفت بطور انعام دی جائیں۔ اس طرح گویا ان کو نصف قیمت میں یہ اخبار ملے گا۔ پس اگر آپ سال بھر کے لئے خریدار بننا چاہتے ہیں تو ذیل کی کتابوں میں سے دو روپیہ کی۔ اور اگر چھ ماہ کے واسطے خریدار بنیں تو ایک روپیہ کی انتخاب کرکے فوراً اطلاع دیں۔ یہ کتابیں صرف فاروق کے چندہ سالانہ یا ششماہی میں وی پی کی جائینگی محصول ڈاک بذمہ خریداران ہوگا۔

یہ رعایت صرف ایک سو جدید خریداران کو ملے گی۔ اس سے زائد کی تعمیل نہیں ہوگی۔ جلد درخواست بھیج دیں۔

تبلیغ رسالت: حضرت مسیح موعودؑ کے دو سال ۹۸ و ۹۹ء کے اُن اشتہاروں کا مجموعہ جو حضور نے اتمام حجت کے طور پر اپنی صداقت کے لئے شائع کئے۔ دو جلد۔ قیمت عکر

تنقید صحیح۔ مولوی جلال الدین شمس سابق مبلغ دمشق کی تصنیف بابی مذہب کی تردید میں ۸ر

مباحثہ مونگیر ہر دو حصہ:۔ علاقہ بہار میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کا جو مشہور مباحثہ ہوا تھا۔ قیمت ۸ر

تجلیات رحمانیہ۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے رسالہ شہادات مرزا وغیرہ کا جواب از قلم باطل شکن مولوی اللہ دتا فاضل جالندھری حال مبلغ دمشق۔ قیمت ۶ر

بطالوی کا انجام۔ رئیس المکذبین مولوی محمد حسین بٹالوی کے آغاز و انجام کا پورا نقشہ اور بٹالوی کے متعلق پیشگوئی کا پورا ہونا۔ قیمت ۴ر

تحفہ مستریان۔ مستریان مباہلہ کے فتنہ کا انکشاف اور ان کی دعوت مباہلہ کا مکمل جواب قیمت ۵ر

خطبات نمبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے چار ابتدائی تاریخی خطبوں کا مجموعہ جو حضور نے گذشتہ سال احرار اور گورنمنٹ اور احمدی جماعت کے متعلق فرمائے۔ قیمت صرف ۴ر

چھوت کا بھوت۔ مسلمانوں کو ہندوستان میں اپنی ہستی قائم رکھنے کے لئے جو کرنا چاہیئے وہ اس میں بتایا گیا ہے۔ قیمت ۰۲ر

تنبیہ زباندرازہ۔ آریوں کی تردید میں لاجواب ایک مسلمان کا پیغام سکھوں کے نام اور ویدک توحید کا آئینہ رد آریہ۔ ۲ر

ہدیہ قاسم نظم میں اور ہدایات زریں برائے مبلغین قیمت ۵ر

منیجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

خودکشی کو صرف اسلام ہی حرام قرار دیتا ہے

۳۰ر جولائی کے بندے ماترم کے صفحہ ۷ کالم ۱ پر ایک بڑی سُرخی "نمکدان" ہے۔ اس کالم میں ایک چھوٹی سُرخی "لہذا" ہے۔ اس کی آخری سطر میں نمک پاشس صاحب نے لکھا ہے "خودکشی ہر مذہب اور ہر دھرم میں ناجائز اور حرام قرار دی گئی ہے"

معلوم ہوتا ہے۔ کہ نمک پاش صاحب کو غلطی لگی ہے یا اُن کو مذاہب اور دھرموں کی تعلیم کا علم ہی نہیں یاد رہے دنیا میں صرف ایک ہی مذہب ہے جس نے خودکشی کو حرام قرار دیا ہے۔ اور وہ اسلام ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں موجود ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ مت ڈالو اپنے ہاتھوں کو ہلاکت کی طرف ۲/۸ پھر فرمایا۔ ولا تقتلوا انفسکم۔ مت قتل کرو اپنی جانوں کو ۵/۲ علاوہ ازیں قرآن کریم کے اور بھی کئی مقامات میں اس کے متعلق تعلیم موجود ہے پھر کئی احادیث اس مضمون کے متعلق آئی ہیں۔

اب اسلام کے بعد جب ہم ہندو دھرم پر غور کرتے ہیں۔ تو ویدوں سے خودکشی کی ترغیب پائی جاتی ہے۔ اور ان کی دیگر سمرتیوں سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے پھر ان کا عملدرآمد بھی یہی ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ ہندو دھرم کے بڑے بڑے تیرتھوں پر خودکشی ہوتی رہی۔ اور کبھی کبھی اب بھی ظہور میں آجاتی ہے۔ کانشی میں بڑے آرے کے نیچے چیر کر مرجانا۔ الہ آباد گنگا دریا میں ڈوب کر مرنا۔ جگن ناتھ کے رتھ کے نیچے دب کر مرنا۔ پھر خاوند کی چتا میں بیوی کا زندہ جل کر مرجانا جس کو ستی ہونا کہتے ہیں۔ پھر ہندو دھرم کے اس زمانہ کے بڑے راہنما جن کو بعض ہندو اس زمانہ کا اوتار بھی قرار دے چکے ہیں۔ (گاندھی جی) کئی بار پران تیاگ (جان کھونا) برت بھی رکھ چکے ہیں۔ نیز آئے دن پران تیاگ کی دھمکیاں بھی دیتے رہتے ہیں۔ یہ تمام باتیں اس امر کی شہادت ہیں کہ ہندو دھرم میں خودکشی حرام نہیں بلکہ بڑے پُن کا کام ہے اور اگر اس مہاں کرم پر سارے ہندو عمل کرنا شروع کردیں تو چند روز میں ہی ان کو سوراج حاصل ہوسکتا ہے

پھر ہندو دھرم کے بعد عیسائی دھرم ہے اس دھرم کی بنیاد ہی خودکشی پر ہے۔ کیونکہ بقول عیسائیاں ان کا یسوع مسیح خود صلیب پر چڑھ کر مرگیا۔ اور ان کے گناہوں کا کفارہ (بدلہ) ہوگیا (یہی وجہ ہے کہ آئے دن عیسائی ممالک میں خودکشیاں زیادہ ہوتی رہتی ہیں) اور اگر وہ کہیں کہ خود صلیب پر نہیں چڑھا۔ تو پھر ان کا کفارہ

(بقیہ صفحہ ۱۱ کالم ۱ سے) اسلام پریس قادیان میں طبع ہو کر دفتر فاروق قادیان سے شائع کیا۔

(بقیہ صفحہ ۱۱ کالم ۲ سے) حکیم نظام الدین مبلغ قادیان